درد دل

جسکو

حسب فرمائش شیخ احسان الرحمن صاحب رئیس ٹکانون ضلع بارہ بنکی کے
جناب قاضی وحید الدین صاحب متخلص بہ وحید رئیس قصبہ سترکھ ضلع بارہ بنکی نے تصنیف کیا

اور

۱۲ - ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ کو عید میلاد کے جلسہ مین بمقام مجلسرا
فرنگی محل لکھنؤ روبروے اعلے حضرت پیر ابراہیم صاحب قبلہ بغدادی کے پڑھا گیا

بار اول

حسب فرمائش ناظم مجلس اصلاح باہتمام مولوی مفتی محمد یوسف صاحب مالک مطبع

مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مالکِ روزِ قیامت خالقِ عرش و زمین
عالمِ غیب و شہادت معطی فتح مبین
باری و وہاب و رزاق و الٰہ العالمین
یا غیاث المستغیثین یا مجیب السائلین

رحم کر دے امت خیر الوریٰ کے حال پر
رحمتِ عالم کے صدقے میں کرم کی اک نظر

غمگسار عاجزان نور الہدیٰ رحمت الوریٰ
مہر برج کن فکان شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ

دستگیر بیکسان مشکل کشا حاجت روا
خاتم پیغمبران یعنی محمد مصطفیٰ

دو جہان میں والی و ناصر ہمارے آپ ہیں
خالق کون و مکان کو سب سے پیارے آپ ہیں

باعث تکوین عالم ہی نبوت آپ کی
آیت رحمت مجسم ہی نبوت آپ کی

موجب تخلیق آدم ہی نبوت آپ کی
سب نبیون پر مقدم ہی نبوت آپ کی

گو بظاہر دور آخر میں ہوا اُسکا ظہور
تھا مگر روز ازل سے جلوہ گر حضرت کا نور

آپ ہی کے نور سے روشن چراغ کائنات
عکس عارض سے منور ہی ایاغ کائنات

آپ ہی کے فیض سے سرسبز باغ کائنات
نقش پا سے آسمان پر ہی دماغ کائنات

آسمان جاہ و رفعت ابر الطاف و کرم
آفتاب برج امکان گوہر درج قدم

سید کونین محبوب خدای کارساز
آفتاب ذرہ پرور مہر تابان حجاز

قبلۂ ارباب حاجت کعبۂ اہل نیاز
بادشاہ فیض گستر خسرو بندہ نواز

خواجۂ ہر دوسرا فخر عجم ناز عرب
رحمۃ للعالمین خیر البشر امی لقب

روی احمد سے کو حق روی احد سے کو حبیب
عاشق رب آپ ہین وہ عاشق روحی حبیب

آپ ہین اُسکے رضا جو وہ رضا جوی حبیب
ملتی ہی اللہ کی خو سے بہت خوی حبیب

ای حبیب کبریا فرمانروای دو جہان
ای سراپا مظہر ذات خدای دو جہان

غرق طوفان ضلالت مین ہی امت آپکی
مبتلا ادبار و نکبت مین ہی اُمت آپکی

قید زندان فلاکت مین ہی امت آپکی
یا نبی بیحد مصیبت مین ہی اُمت آپکی

دستگیری کیجیے اب تو خدا کے واسطے
اپنے ہاتھونکو اُٹھا دیجیے دعا کے واسطے

اسطرف بھی کیجیے بہر خدا چشم کرم
سینۂ پرداغ کو پیش نظر کرتے ہین ہم

نرگسین آنکھونکا صدقہ ای گل باغ قدم
دیکھیے اب ظلم سہنے کا نہین ہے دم مین دم

ہر گھڑی تازہ ستم کرتا ہی ناحق آسمان
یہ جفا و جور یہ ظلم و تعدی الامان

آسمان کے جور شاہا حد سے افزون ہو گئے
وقعت بھر درد و غم دلہای محزون ہو گئے

صبر کرتے کرتے سینون مین جگر خون ہو گئے
روتے روتے دیدۂ تر رشک جیحون ہو گئے

غمزدون کے شاد کرنے کو تبسم کیجیے
دل دکھون کی آہ و زاری پر ترحم کیجیے

آج بیتابانہ کرتے ہین بیان درد دل
اپنے عیسی کو سناتے ہین فغان درد دل

ہوتے ہین باچشم گریان نوحہ خوان درد دل
درد آگین ہی ہماری داستان درد دل

کرتے ہین اظہار درد دل اثر ہو یا نہو
آپکو منظور شفقت کی نظر ہو یا نہو

رحم بیماروں پہ ای رشک مسیحا چاہیے
زخم دل کیواسطے تسکین کا پھاہا چاہیے

دلفگاران مصیبت کا مداوا چاہیے
چشم الطاف و کرم کا اک اشارا چاہیے

دست شفقت ہر دل بیتاب پر رکھدیجیے
ہم مریضوں کی حضور اب تو تشفی کیجیے

گلشن ایجاد مین ہین مورد بیداد ہم
اب نہین رہتے تصور مین بھی گاہے شاد ہم

بوی گل کیطرح سے ہین خان و مان برباد ہم
کرتے ہین مجبور ہو کر نالہ و فریاد ہم

اک نظر ہمپر بھی از راہ عنایت چاہیے
بیکس و مظلوم ہین آقا حمایت چاہیے

خفتہ بخت و زار ہین یہ عالم اسباب مین
اپنی کشتی ہی پھنسی آلام کے گرداب مین

شکل راحت بھی نہین اب دیکھتے ہم خواب مین
دم کی دم مہمان حباب آسا ہین اس سیلاب مین

گر اشارا آپ کا یا احمد مختار ہو
بحر آفت سے ابھی امت کا بیڑا پار ہو

آج شکوہ کرکے روئین آہ کس کس بات کا — داستان دن کی سنائین یا فسانہ رات کا
ہر گھڑی دل ہی نشانہ ناوک آفات کا — آسرا ہمکو اگر ہی تو خدا کی ذات کا

رحم حضرت پر مگر موقوف ہی رحم خدا
سچ تو یہ ہی فی الحقیقت آسرا ہی آپ کا

ایک عالم کی نظر مین ہم ذلیل و خوار ہین — مفلس و محتاج ہین مفلوک ہین نادار ہین
فاسق و فاجر ہین مجرم ہین زبون کردار ہین — ساری دنیا مین ہمارے ہی برے اطوار ہین

باوجود اس حال کے ہمکو ندامت بھی نہین
مبتلای صد بلا ہین اور عبرت بھی نہین

جا گزین جس خانۂ دل مین بت پندار ہو — پھر خدای بی نیاز اُس سے نہ کیون بیزار ہو
جسکی امت کافرون سے بھی سوا بدکار ہو — کیا عجب ہی گر نبی کو اُس سے ننگ و عار ہو

وہ تو کہیے یہ تصدق ہی شہ لولاک کا
قہر جو نازل نہین ہوتا خدای پاک کا

کیا غضب ہے قہر خالق سے نہین ڈرتے ہین ہم
سخت جان ہین زندگی کے اپنے دن بھرتے ہین ہم

عمر اپنی فسق و عصیان مین تلف کرتے ہین ہم
یہ تماشا دیکھیے اس جینے پر مرتے ہین ہم

بیحیا ہی جان جو تن سے نکل جاتی نہین
زندگی سے موت بہتر ہی مگر آتی نہین

تنگ آکر چاہتے ہین جلد آجائے قضا
جام تلخ موت کے جب ہونگے لذت آشنا

جانتے ہین قبر کو غفلت سے گھر آرام کا
گور مین تب چین سے سونے کا چکھینگے مزا

ہوش مین آئینگے آغوش لحد مین جاکے ہم
نیند سے غفلت کے جاگ اُٹھینگے جب گھبرا کے ہم

وہ شب تاریک تنہائی وہ دل کا اضطراب
زشتی اعمال پر قہار برحق کا عتاب

وہ فشار گور کی سختی وہ گونا گون عذاب
بندۂ ناچیز کہیے کسطرح لائیگا تاب

قبر مین پہلے ہی جرمونکی سزا ملجائیگی
پھر دوھا نیکو قیامت بعد اُسکے آئیگی

کیا کہین افسوس حال روز حسرت کیا کہین
مہر کی تابش وہ اور گرمی کی شدت کیا کہین
ہولناکی بیابان پُرآفت کیا کہین
فتنہ پردازی میدان قیامت کیا کہین
کام آئینگے مصیبت مین نہ یار و آشنا
اپنی اپنی آفتون مین ہوگا ہر اک مبتلا

عمر کے بیم و رجا مین دن گذرنا چاہیے
قہر سے قہار کے ہر وقت ڈرنا چاہیے
توشۂ عقبےٰ مہیا پہلے کرنا چاہیے
بعد اطمینان کامل ہمکو مرنا چاہیے
تاکہ اُٹھین قبر سے خوش خوش خدا کے سامنے
خندہ رو جائین جناب مصطفےٰ کے سامنے

روشنی دل مین ہمارے نور ایمان کی جو تھی
حیف ہے کہتے ہین اُسکو اب پُرانی روشنی
علم طبعیات پڑھکر بنگئے ہین فلسفی
محو کردی صفحۂ خاطر سے تعلیم نبی
مر کے جینا جانتے ہین وہ کہ ممکن ہی نہین
ہنسکے کہتے ہین ہمین آتا نہین اسکا یقین

واعظونکو زور لفاظی دکھانیکے لیے
کوئی مضمون چاہیے باتین بنانیکے لیے
ہین یہ باتین جاہلون کے دل دکھانیکے لیے
داستانین ہین یہ بچونکو ڈرانیکے لیے
ہم نہین قائل ہین بعد مرگ بعث و نشر کے
فرضی افسانے کتابون مین ہین روز حشر کے

ان عقائد پر ہنسی اغیار کی بیجا نہین
ایسی باتونکا کوئی اب ماننے والا نہین
واعظو سچ کوئی کہدے وقت اب اسکا نہین
دین و مذہب کی ہین بالفعل کچھ پروا نہین
اوج عزت پر ترقی ہمکو کرنا چاہیے
تہ سے دریای تنزل کے ابھرنا چاہیے

عالمان شرع سے اک سخت نفرت دل مین ہے
سوے کفار بد آئین میل و رغبت دل مین ہے
دین سے بڑھکر کہین دنیا کی عزت دل مین ہے
مال کی ایمان سے افزون محبت دل مین ہے
دین و دل اس عارضی صورت پہ قربان کر چکے
نذر ایمان کر چکے تن کر چکے جان کر چکے

عیش دنیا کے لیے ہی مال و زر کی آرزو
بہر عشرت ہی حسین سیمبر کی آرزو

ہی برای کسب رعلم و ہنر کی آرزو
اسیلیے ہی جانب یورپ سفر کی آرزو

نفرت تعلیم یورپ باعث ادبار ہی
اکتساب علم دین بے سود ہی بیکار ہی

ہم یہ کہتے ہیں کہ اسدن سے بری حالت ہوئی
دین پر جسدن سے دنیا کو فضیلت ہمنے دی

عمر فانی ہی بہر صورت گذر ہی جائیگی
فکر اسکی چاہیئے جسکو بقا ہو دائمی

سنکے یہ شور و فغان کوئی خبر کیا خاک ہو
خود فضیحت کی نصیحت کا اثر کیا خاک ہو

اب اگر ہوتے وہ مقبولان درگاہ خدا
یعنی سچے جانشینان جناب مصطفےٰ

عالمان باعمل صاحبدلان باصفا
جنکو قوت فوق عادت کی تھی خالق نے عطا

باطنی قوت کو اپنی کام فرماتے اگر
لاتے گمراہوں کو راہ مستقیم شرع پر

دیکھتے تھے اک نگہ سے جو گدا و شاہ کو قطع سر آنکھوں سے کرتے تھے خدا کی راہ کو	جانتے تھے ہیچ اس عالم کے عز و جاہ کو ہادی برحق سمجھتے تھے رسول اللہ کو

دشمن دین کے عدو تھے اور خدا کے دوست تھے
جان و دل سے وہ حبیب کبریا کے دوست تھے

بادۂ عشق حبیب پاک سے سرشار تھے چشم دل سے محو دیدار جمال یار تھے	مست جام الفت حق تھے مگر ہشیار تھے مصدر انوار حق تھے محرم اسرار تھے

مرشدان دین و عشاق شفیع المذنبین
باد دائم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ابر خفا میں نہاں وہ نجم تاباں ہو گئے دیدۂ ظاہر سے مخفی صورت جان ہو گئے	آنکھ سے مستور مثل نور ایمان ہو گئے چشم عالم سے بسان روح پنہان ہو گئے

خضر پوشیدہ ہوئے صحرا میں تنہا چھوڑ کر
چل دیے اپنے مریضوں کو مسیحا چھوڑ کر

اب کریگا کون یارب ہم مریضوں کا علاج
دم لبوں پر ہی ہمارا اور مرض ہی لاعلاج

جان بچ جاتی توجہ سے اگر ہوتا علاج
آپ ہی اب کیجیے ای غیرت عیسی علاج

ای دوای درد دل ای مرہم زخم جگر
ہان خدارا چشم رحمت کی ادھر بھی اک نظر

بات پوچھے دلفگاروں کی کوئی ایسا نہین
کوئی ہی ہمدرد اپنا اور نہ کوئی ہمنشین

نزع کے عالم مین ہین بیمار مرنے کے قرین
ای طبیب مہربان اب ہی یہ وقت واپسین

کلمہ اپنے نام کا تلقین فرما دیجیے
وقت آخر آب حیوان منہ مین ٹپکا دیجیے

جان دینگے جو ہم کیا آپ کو مل جائیگا
ہان اگر زندہ رہینگے نام لینگے آپکا

ہم جو اس مہلک مرض مین ہوگئے ہین مبتلا
بات ہی ایمان کی آئین ہی اپنی ہی خطا

تھا جو دستور العمل حفظان صحت کے لیے
ترک اسکا زہر تھا اپنی طبیعت کے لیے

یہ مرض پھر اُسپہ بدپرہیزیان کرنے لگے
ہاے اسن ناعاقبت بینی کو کوئی کیا کہے
پہونچی یہ نوبت کہ اب ہین جان کے لالے پڑے
اپنی جان ناز گویا اپنے ہاتھون دے چلے

ایڑیان اب ہم رگڑتے ہین بہت بیمار ہین
بیکس و بے یار ہین مجبور ہین ناچار ہین

ہم وہ بیکس ہین کہ کوئی غمگسارون مین نہین
یہ زمانہ ہی کہ بوی مہر یارون مین نہین
دن بُرے ایسے ہین کوئی دوستدارون مین نہین
تاب ضبط و صبر اب ہم بیقرارون مین نہین

ہوکے اب مجبور فریاد و فغان کرتے ہین ہم
نالۂ دل کے اثر کا امتحان کرتے ہین ہم

الغیاث ای غمگسار دردمندان الغیاث
الغیاث ای عیسی خستہ روانان الغیاث
الغیاث ای راحت دل مونس جان الغیاث
الغیاث ای چارہ ساز درد پنہان الغیاث

شامت اعمال سے ہم پر مصیبت یہ پڑی
تنگ آکر دے رہے ہین اب دُہائی آپکی

کون کافر ہی جہان مین اپنا جو قاتل نہین
کسکی شمشیر جفا کے آج ہم بسمل نہین

کون وہ ایسی بلا ہی ہمپہ جو نازل نہین
کیا ہمارا حال اب بھی رحم کے قابل نہین

ذات والا کے سوا یا سید جن و بشر
رحم آئیگا کسے ہم بیکسون کے حال پر

میزبان وہ جو رہا تھے دل و جان آجکل
اور تھے رنج و الم ناخواندہ مہمان آجکل

مورد بیداد یونہی تھے مسلمان آج کل
اسپہ اک طرفہ ستم ہی جنگ بلقان آجکل

ہوگئی ہی اب مصیبت صبر کے حد سے فزون
حسرتا ای وارفتا انا الیہ راجعون

ای پناہ مستمندان تنگ ہی ہمپر جہان
ہوگئی ظالم زمین بھی اب شریک آسمان

کفر کی چارون طرف اُٹھی ہین کالی آندھیان
گل نہ مصباح خلافت ہو نصیب دشمنان

تیرہ بختی کی شکایت ہی نہ شکوہ چرخ کا
لائے اعمال سیہ سر پر ہمارے یہ بلا

تیرہ اب آنکھوں میں اپنی بزم عالم کیوں نہو
دل ہمارا ای فلک بیتاب و پرغم کیوں نہو
خانۂ دل میں بپا اک شور ماتم کیوں نہو
تو ہی کر انصاف ہر اک آنکھ پرنم کیوں نہو

مٹ گئے ہیں اب مسلمان اور ہیں مٹی خراب
چل رہی ہی بہر بربادی ہوای انقلاب

گلشن ایجاد میں بے آشیاں ہوتے ہیں ہم
پائمال اب صورت برگ خزاں ہوتے ہیں ہم
نکہت گل کیطرح بے خانماں ہوتے ہیں ہم
تجھسے رخصت آج ای باغ جہاں ہوتے ہیں ہم

اک نیا گل پھولنا ہر دم مبارک ہو تجھے
رنگ نیرنگی ترا رونق پہ روزافزوں رہے

فائدہ کیا اب اگر ہمکو پشیمانی ہوئی
فائدہ کیا اب اگر آنکھوں کو حیرانی ہوئی
فائدہ کیا اب اگر دل کو پریشانی ہوئی
فائدہ کیا اب اگر اشکوں کی طغیانی ہوئی

مٹ نہیں سکتا کسی صورت لکھا تقدیر کا
حکم لیکن ہی ہمارے نام بھی تدبیر کا

عورتونکی طرح آؤ دشمنون کو کوس لین
خوب اُنکو گالیان ہم لوگ سب جی بھر کے دین
یا خدا سے وہ دعا مانگین صبر کی چپ ہو رہین
کچھ نہین آتا سمجھ مین اب آخر کیا کرین

کیونکہ باقی آج ہم مین نام کو غیرت نہین
آہ وہ اگلی سی اب ہمت نہین جرأت نہین

ہوتی عزت دل مین اپنے دین و ملت کی اگر
تو نہوتے آج دنیا مین ذلیل اسطرح ہم
لوح دل پر چپ نہین ہوتا کسی شئی کا اثر
کیا کرین اسلاف کے ہم کارنامے دیکھکر

قابل عبرت ہے بیحد ہم گنہگارون کا حال
ہے یہی وقت اعانت اے حبیب ذو الجلال

گو ہمارے جرم و عصیان کی نہین ہے انتہا
ہے مگر رحم آپکا واللہ اُس سے بھی سوا
کیجیے حق مین ہمارے عفو عصیان کی دعا
از پئے اصحاب پاک و اہل بیت مجتبیٰ

ہمکو زندان ضلالت سے رہائی ہو نصیب
استجب ہذا الدعا فی شاننا یا مستجیب

یا نبی پھر دین کی اب ہمکو دولت ہو عطا
چھن گئی ہی ہم سے جو پھر وہ امانت ہو عطا
ہمکو راہ شرع مین پھر استقامت ہو عطا
پھر ہمارے قلب کو توفیق طاعت ہو عطا
ہمت و جرأت مین ہم پھر شہرۂ آفاق ہون
پھر اشداء علی الکفار کے مصداق ہون

جلد ہون قہر و غضب مین مبتلا وہ اہل کین
خون ناحق سے ہمارے تر ہو جنکی آستین
کفر پر غالب رہے ہر جنگ مین یہ مؤمنین
ہو مسلمانون کو حاصل یا نبی فتح مبین
برق عالم سوز کے مانند شمشیر ہلال
دم مین کردے خرمن ہستی اعدا پائمال

سرد ہو دل گرمی بازار دنیا دیکھکر
ہمکو عبرت ہو یہ دو دن کا تماشا دیکھکر
جان فدا کردین روضۂ اقدس کا جلوہ دیکھکر
مر مٹین ہم آپکا نقش کف پا دیکھکر
دم نکلجائے ہمارا ملت اسلام پر
ہم فدا ہو جائین محبوب خدا کے نام پر

ہی یہ وقت آزمایش خیر ہو ایمان کی
آبرو کے ساتھ دنیا مین بسر ہو زندگی

صدقہ ایمان ہی جان اسکو نہ بھولین ہم کبھی
خاتمہ ہو دین و ایمان پر ہمارا یا نبی

امت مرحوم کہلاتے ہین گو ہین پرگناہ
دامن رحمت کے سایے مین ملے ہمکو پناہ

متفق ہو جائین ہم سب دور ہو یہ اختلاف
ہمکو ہو جرم و گنہ کا انفعال اور اعتراف

دل ہر اک آئینہ سان گرد کدورت سے ہو صاف
ہو وحید بے ادب کی بھی گستاخی معاف

ہو چکی جب یا محمدؐ انتہاے درد دل
بنکے فریاد و فغان نکلی صداے درد دل



تمام شد



اطلاع

نظم دردِ دل جو جناب
قاضی وحید الدین محمد صاحب قبلہ کی تصنیف ہے حسب خواہش
ارکان جلسہ انتظامیہ عید میلاد کے جلسہ میں جسکو بتاریخ ۱۲ ربیع الاول
سنہ ۱۳۳۱ھ یوم چہارشنبہ مجلس اصلاح کے ارکان نے منعقد کیا تھا اور جسمیں صاحب سجادہ
غوثیہ اعلی حضرت جناب پیر ابراہیم صاحب قبلہ بغدادی اور مولوی عبد الباری صاحب قبلہ بھی تشریف فرما تھے
پڑھی گئی۔ اور حضرات ممدوحین خصوصاً جناب پیر صاحب قبلہ نے خاص طور پر اسکی تعریف بار بار فرمائی۔
جناب مصنف نے اس نظم کو طبع بھی کرا کے مع حق تصنیف مجلس اصلاح کو اس شرط پر ہبہ کر دیا کہ
اسکی قیمت مجلس مؤید الاسلام کو ترکی امداد کے واسطے دیدیجائے۔ لہذا اس نظم کو کسی صورت
میں بلا اجازت مصنف طبع کرانا حسب قانون مروجہ جائز نہیں ہے بلکہ
جسقدر نسخے مطلوب ہوں مشتہر یا مصنف یا مطبع
یوسفی سے طلب کیے جاویں فقط

المشتہر
فقیر محمد عنایت اللہ سکریٹری
مجلس اصلاح فرنگی محل
لکھنؤ